السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

درج ذیل احادیث کے بارے میں تفصیل سے بتائیں کہ ان کی اسنادی حیثیت کیا ہے۔

(۔ "عن وائل بن حجر قال; رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضع یمینہ علی شمالہ فی الصلاۃ تحت السرۃ" (مصنف ابن ابی شیبہ 11/390

(۔ "عن علی السنۃ وضع الیدین فی الصلاۃ ہل وضع الید تحت السرۃ فی الصلاۃ" (ابن ابی شیبہ 1/391، مسند احمد 1/110 ح 2875

(۔ "وعن أنس قال: ثلاث من أخلاق النبوۃ : تعجیل الإفطار، وتأخیر السحور، ووضع الید الیمنی علی الیسری فی الصلاۃ تحت السرۃ" (الجوہر النقی 2/32) بحوالہ ابن حزم المحلی 34/113

(۔ "عن أبی ہریرۃ قال : وضع الکف علی الکف فی الصلاۃ تحت السرۃ" (الجوہر النقی 2/32) بحوالہ ابن حزم 4

(۔ "عن إبراہیم قال : "یضع یمینَہُ علی شمالہ فی الصلاۃ تحت السُّرَّۃ" (ابن ابی شیبہ 51/390

(۔ "یَضَعُ بَاطِنَ کَفّ یَمِینِہِ علی ظَاہِرِ کَفِّ شِمَالِہِ، وَیَجْعَلُہُمَا أَسْفَلَ مِنَ السُّرَّۃِ" (ابن ابی شیبہ 61/391

۔ابن حزم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تعلیقاً اور مسند الامام زید میں سند کے ساتھ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تین چیزیں انبیاء کے اخلاق میں سے ہیں۔ ایک نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف 7 کے نیچے رکھنا۔

(محترم !ان روایات کا حوالہ تخریج اور "فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ" کی تفسیر اور سینے پر ہاتھ باندھنے کی احادیث کن کن کتب حدیث میں وارد ہیں اور ان کی اسانید کس طرح ہیں؟ (عبدالقادر

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کی مطلوبہ روایات مذکورہ کی تخریج و تحقیق درج ذیل ہے۔

۔ وائل بن حجر رحمۃ اللہ علیہ والی روایت مصنف ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ (1 ص 390) طبع العزیزیہ حیدر آباد، الہند، 1386ھ بمطابق 1966ء) میں "تحت السرۃ" کے اضافے کے بغیر موجود ہے۔ 1

اسی طرح میرے استاد محترم الشیخ ابوالقاسم محب اللہ شاہ الراشدی السندھی رحمۃ اللہ علیہ کے کتب خانے میں مصنف ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ کا جو قلمی نسخہ موجود ہے اس میں بھی "تحت السرۃ" کے الفاظ نہیں ہیں۔

(انور شاہ کاشمیری دیوبندی نے کہا کہ میں نے مصنف (ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ) کے تین نسخے دیکھے ہیں ان میں سے کسی ایک بھی "تحت السرۃ" کے الفاظ نہیں ہیں۔ (فیض الباری ج 2 ص 267

مصنف ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ کا جو نسخہ بیروت سے چھپا ہے۔

(اس میں بھی "تحت السرۃ" کے الفاظ نہیں ہیں۔ (ج 1 ص 342 حدیث 3938

(مصنف ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ والی روایت امام وکیع سے ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے یہی روایت امام وکیع سے "تحت السرۃ" کے بغیر نقل کی ہے۔ (مسند احمد ج 4 ص 316 حدیث : 19051

کراچی سے ادارہ القرآن والعلوم الاسلامیہ کے دیوبندی ناشرین نے حال ہی میں ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ کا نسخہ شائع کیا ہے اس میں بغیر کسی حوالے کے "تحت السرۃ" کے الفاظ کا اضافہ کر دیا سوال یہ ہے کہ دیوبندیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے کی جرات کیوں ہوئی؟ تو اس کے دو سبب ہیں۔

۔ دیوبندیوں سے پہلے ایک حنفی مولوی قاسم بن قطلوبغا (پیدائش 802 وفات 979ھ) نے یہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ سے "تحت السرۃ" کے اضافے کے ساتھ نقل کی ہے اور اس کے بارے میں 1 برہان الدین ابو الحسن ابراہیم بن عمیر البقاعی (متوفی 885ھ) مصنف "نظم الدرر فی تناسب الآیات والسور" جو آٹھ جلدوں میں چھپی ہے نے فرمایا: قاسم بن قطلوبغا کان کذاباً "قاسم بن قطلوبغا۔ کذاب (یعنی جھوٹا) تھا۔ ((الضوء اللامع للسخاوی ج 6 ص 186

!۔ دیوبندی حضرات کو جھوٹ بولنے کی عادت ہے 2

دیوبندی مکتب فکر کے بانی محمد قاسم نانوتوی (متوفی 1297ھ) نے کہا:

(میں سخت نادم ہوا اور مجھ سے بجز اس کے کچھ بن نہ پڑا کہ میں جھوٹ بولوں لہٰذا میں نے جھوٹ بولا (اور صریح جھوٹ میں نے اسی روز بولا تھا) الخ۔ (ارواح ثلاثہ ص 390 حکایت نمبر 391 و معارف الاکابر ص 260"

(دیوبندی مکتب کے دوسرے بانی اور رکن رشید احمد گنگوہی (متوفی 1323ھ) نے کہا کہ "جھوٹا ہوں۔ "الخ (مکاتب رشیدیہ ص 10 و فضائل صدقات ص 558 مطبوعہ کتب خانہ فیضی لاہور

۔ عن علی۔ (مسند احمد ج 1 ص 110 ابو داوٗد 756 و ابن ابی شیبہ ج 1 ص 391) اس روایت کی سند ضعیف ہے اس کا راوی عبد الرحمٰن بن اسحاق الکوفی الواسطی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے بلکہ انور شاہ 2 کاشمیری نے کہا:

"الواسطی وہو متفق علی ضعفہ"

(بے شک واسطی ضعیف ہے اس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے" (العرف الشذی ج 1 ص 76 سطر نمبر 28"

۔ یہ روایت المحلیٰ میں بلا سند ہے لیکن الخلافات للبیہقی (قلمی ص 37) میں یہ روایت ۔3

اخبرنا ابوالحسین بن الفضل بغداد: انبا ابو عمرو بن السماک: حدثنا محمد ابن عبیداللہ بن المنادي: حدثنا ابوحذیفۃ: حدثنا سعید بن زربی عن ثابت عن انس قال: من اَخلاق النبوۃ: تعجیل الإفطار، وتاَخیر السّحور، ووضع الیمین علی الشمال "في الصلاۃ تحت السرۃ"

کی سند و متن سے موجود ہے۔ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے سعید بن زربی کو اس مقام پر "ولیس بالقوی" کہا ہے جب کہ تقریب التہذیب میں "منکر الحدیث" لکھا ہوا ہے لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔ "

۔ یہ روایت سنداً صحیح ہے لیکن ابو مجلز تابعی کا قول ہے۔ ظاہر ہے کہ تابعی کا قول سنت صحیحہ کے مقابلے میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔ عین ممکن ہے کہ ابو مجلز تک اس مسئلے میں سنت صحیحہ نہ پہنچی ہو اور انھوں نے یہ فتویٰ اپنے 4 اجتہاد سے دیا ہو۔

۔ مسند زید بن علی کا بنیادی راوی ابو خالد (عمرو بن خالد) الواسطی ہے (مسند زید ص 50،51) یہ مشہور کذاب راوی تھا۔ 5

دیکھئے میزان الاعتدال (3/257) وغیرہ کتاب مذکور (مسند زید) میں آپ کا حوالہ ص 204 پر ہے۔ یہ ساری کتاب ہی موضوع ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت محلیٰ (ج 4 ص 113 مسئلہ 448) میں "تحت السرۃ" کے الفاظ کے بغیر اور بلا سند مذکور ہے لہٰذا یہ استدلال بھی باطل ہے۔

: فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ" کی تشریح میں سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ"

"وضع یدہ الیمنی علی وسط ساعدہ الیسری ثم وضعہما علی صدرہ"

(یعنی انھوں نے اپنا دایاں ہاتھ اپنی کلائی کے درمیان اپنے سینے پر رکھا۔ (التاریخ الکبیر للبخاری ج 6 ص 437 والسنن الکبری للبیہقی ج 2 ص 30"

اس کے راوی (عاصم الجحدری) کے والد العجاج کے حالات نہیں ملے لہٰذا یہ سند ضعیف ہے بعض راویوں نے العجاج کو سند سے گرا دیا ہے ایک شخص عبد اللہ بن ربۃ العجاج ہے جسے ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الثقات (ج 5 ص 287) میں ذکر کیا ہے۔

اس کے حالات تاریخ دمشق میں بھی ہیں تاہم اس کے استادوں میں عقبہ بن ظبیان اور شاگردوں میں عاصم الجحدری کا نام نہیں ملا۔ واللہ اعلم غالباً یہ دوسرا شخص ہے۔

بہر حال یہ سند ضعیف ہے التمہید لابن عبد البر (ج 20 ص 78) میں اس روایت میں بحوالہ الاثرم، آخر میں "علی صدرۃ" کے بجائے "تحت السرۃ" کا اضافہ ہے اور سند سے عاصم الجحدری کے بعد "عن ابیہ کا واسطہ گر گیا ہے التمہید (9 ص 217) سے معلوم ہوتا ہے کہ حافظ ابن عبد البر الاثرم سے الخضر بن داوٗد کی سند سے روایتیں بیان کرتے ہیں۔ الخضر بن داوٗد کے حالات نامعلوم ہیں اور باقی سند میں بھی نظر ہے لہٰذا یہ سند بھی ضعیف ہے۔

یہ مختصر تحقیق جلدی میں لکھ دی ہے۔ اس مسئلے میں مفصل تحقیق لکھنے کا میرے پاس فی الحال وقت نہیں ہے مسند احمد (ج 5 ص 226 ح 22313) میں قبیصہ بن ہلب والی قوی روایت سینے پر ہاتھ باندھنے کی زبردست دلیل ہے۔

: صحیح بخاری (ح 740) کی ذراع والی حدیث کا عموم بھی اس کا مؤید ہے

"علی ظہر کفہ الیسری والرسغ"

(والی حدیث بھی اس کی دلیل ہے۔ (دیکھئے ابو داود: 727 وسندہ صحیح

(نیز اس موضوع پر میری کتاب "نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم اور مقام" کا مطالعہ بھی مفید ہوگا (ان شاء اللہ) (شہادت جولائی 2002

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب الصلاۃ۔صفحہ313

محدث فتویٰ